احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 17

منگل 23۔اپریل 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 23/اپریل 2013ء 12 جمادی الثانی 1434 ہجری 23 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 92

تقویٰ اختیار کرو

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی کتاب البّر والصلة باب فی معاشرة النّاس)

دنیا کے حالات بدلنے والی اور ظلم کو ختم کر کے امن قائم کرنے والی تعلیم کا بیان

ہر ایک کا فرض ہے کہ تقویٰ پر قدم مارے اور اپنی موت کو سامنے رکھے

حقیقی مومن کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خوف اور ان باتوں کی تلاش رہنی چاہئے جو اسے خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19۔اپریل 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19۔اپریل 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں ایم۔ٹی۔اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران آیت 103 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت میں ایک حقیقی مومن کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ایک حقیقی مومن کو تقویٰ کی تمام شرائط کو پورا کرنے والا ہونا چاہئے اور تقویٰ کا حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور بندوں کے تمام حقوق کا خیال رکھا جائے۔ ہر نیکی کے بجالانے کے لئے تیار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کرے اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ مومن بننا کامل فرمانبرداری چاہتا ہے۔ پس حقیقی مومن کو خدا کا خوف ہمیشہ رہنا چاہئے اور ان باتوں کی تلاش رہنی چاہئے جو خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں۔

حضور انور نے دنیا کے سیاسی حالات بیان کئے اور فرمایا کہ تقویٰ نہ حکومتوں میں ہے اور نہ رعایا میں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری نہیں پائی جاتی بلکہ خدا کے احکامات کو رد کرنے والے لوگ ہیں۔ رعایا کی کسی کو فکر نہیں صرف اپنے تخت اور حکومت کی فکر ہے، جب عوام کو موقع ملے تو ان کی طرف سے بھی ظلم کا اظہار ہوتا ہے۔ ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے ایک دوسرے کو مذہب کے نام پر قتل کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ بے چینی، بے انصافی ظلم و تعدی اور حکومت اور رعایا کا حقوق کو ادا نہ کرنا یہ سب تقویٰ سے دوری ہے۔ فرمایا دین حق کی تعلیم کامل اور مکمل ہے لیکن اس کے باوجود پیشگوئی کے مطابق ایک مصلح کی ضرورت تھی، خود زمانے کے حالات بھی پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ فساد کے اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے کسی فرستادہ کی ضرورت ہے۔ جو بگاڑ کی اصلاح کرے اور دین حق کا جو غلط تصور دنیا میں قائم ہو چکا ہے اس کو زائل کر کے دین کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی تو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور پیشگوئی کے مطابق دنیا کی اصلاح کرنے والا بھیج دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں قرآن کریم کے خزائن کو وضاحت سے اپنی کتب میں بیان کر کے، حق و باطل کے فرق کو ظاہر کر کے، دین حق کی برتری دنیا کے تمام ادیان پر ثابت کر کے اور اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی مہر ثبت کر کے، مخالفین کے منہ بند کر کے ایک لمبا عرصہ زندگی گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا اور اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی تائیدات سے تا قیامت جاری رہنے والا سلسلہ چھوڑ گیا جو ترقی کی راہوں پر آگے سے آگے اللہ کے فضل سے بڑھ رہا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی تائید میں ارضی و سماوی نشانات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ پس لوگوں کو غور کرنا چاہئے اور توبہ او راستغفار کی ضرورت ہے۔ پس ہر ایک کا فرض ہے کہ تقویٰ کو تلاش کر کے اس پر قدم مارنے کی کوشش کرے۔ اپنی موت کو سامنے رکھے اور وہ عمل کرے جو خدا تعالیٰ کا بھی اور بندوں کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی اہمیت اور ضرورت پر آپ کے چند اقتباسات پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ افسوس ان پر جنہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا۔ اگر وہ سچی تلاش میں لگ جائیں اور اپنے دلوں کو کینے سے پاک کر دیں۔ دن کو روزے رکھیں اور راتوں کو اٹھ کر نمازوں میں دعائیں کریں اور روئیں تو امید ہے کہ خدائے کریم ان پر ظاہر کر دے کہ میں کون ہوں۔ فرمایا اے لوگو خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کے سامنے اپنے گناہوں کے خوف سے فروتنی کرو۔ پس اپنے بد خطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ، اگر ڈرنے والے ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دل کھولے اور وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب (واقف زندگی) اور مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر دونوں مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

معارف و دقائق سکھلائے گئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔''

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11)

ان کی کتب کے باقاعدہ مطالعہ کی عادت احباب خود کو بھی ڈالیں اور بچوں کو بھی سمجھائیں۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 28۔اپریل 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔

ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

لین دین میں دیانتداری کا اعلیٰ معیار قائم کریں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں۔ اور جب اُن کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ (المطففین:2تا4)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب الرجحان فی الوزن)

حضرت ابی حمراءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلہ کا تاجر تھا رسول اللہ نے اس کے غلہ کے برتن کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو محسوس کیا کہ نیچے کا غلہ گیلا ہے تو آپؐ نے فرمایا تم دھوکا دیتے ہو۔ دیکھو دھوکا فریب دینا ہم مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب النھی عن الغش)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیانت دار اور سچا مسلمان تاجر بروز قیامت شہداء میں شامل سمجھا جائے گا۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحث علی المکاسب)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جب تم ماپو تو پورا ماپو۔ جب تم وزن کرو تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ۔...... یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں......جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے اسی طرح خراب چیزیں بیچنا۔ اچھی کے عوض میں بری دینا بھی ناجائز ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی جلد10 صفحہ 348،347)

حضور نے فرمایا: کھوٹ والا کام ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور لوگوں کو کہہ دیا کرو کہ اب ہم نے توبہ کر لی ہے جو ایسے کہتے ہیں کہ کھوٹ ملا دو وہ گناہ کی رغبت دلاتے ہیں۔ پس ایسا کام اُن کے کہنے پر بھی ہرگز نہ کرو۔ برکت دینے والا خدا ہے اور جب آدمی نیک نیتی کے ساتھ ایک گناہ سے بچتا ہے تو خدا ضرور برکت دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 228)

فرمایا: بددیانت آدمی سے تو مرے ہوئے کتے سے بھی زیادہ بدبو آتی ہے۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 166)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں مغرب کی نماز پڑھا رہا تھا اور ایک خاص وجہ سے میں اس میں ایک ہی سورۃ پڑھا کرتا ہوں مگر اس دن ایسا معلوم ہوا کہ باقی سب قرآن مجھے بھول چکا ہے اور صرف وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ والی سورۃ یاد ہے۔ میں نے اسے کسی الٰہی حکمت پر محمول کیا اور سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ نماز کے بعد میں نے حکم دیا کہ سب دکانداروں کے بٹے تولے جائیں۔ چنانچہ بٹے تولنے پر معلوم ہوا کہ کئی ایک کے وزن کم تھے۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 243)

فرمایا:...... حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ شدید طاعون پڑی تو لوگ کہتے تھے کہ دکاندار ایک ہی بوتل سے سب عرق دے دیتے ہیں، اسی سے گلاب، اسی سے گاؤ زبان اور اسی سے کیوڑہ وغیرہ۔ حالانکہ دوائی میں ادنیٰ سی غلطی سے بھی بعض اوقات جان ضائع ہو جاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 243)

پھر فرمایا: ایک دن مجھے عرق گلاب کی ضرورت تھی جو میں نے ایک دکان سے منگوایا۔ میں نے دیکھا دکاندار نے پانی میں یوکلپٹس آئل ملایا ہوا تھا جسے وہ عرق گلاب کے طور پر بیچتا تھا اور یہ ایسی خطرناک بات ہے کہ اسلامی حکومت ہو تو اس کے لئے بڑی سخت سزا ہے۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 242)

نیز فرمایا: کرک ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس سے درد گردہ، پتھری اور مثانہ وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔...... ایک دفعہ ہمارے گھر میں ایک بوری (آٹے کی) آئی اور اسے دیکھ کر میں نے کہا کہ اس میں کرک ہے۔ چنانچہ جب آدمی واپس کرنے کے لئے گیا تو دکاندار نے وہ رکھ لی اور یہ کہہ کر کہ ہمیں علم نہ تھا حضرت صاحب کے گھر جانی ہے اچھے آٹے کی دوسری بوری دے دی جس کے معنے یہ ہیں کہ جہاں اعتراض کا خیال ہو وہاں وہ ایسا نہیں کرتے ورنہ کر لیتے ہیں انہیں علم ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 243،242)

فرمایا: تاجروں کا یہ طریق ہے کہ جتنے نرخ پر ان کا جی چاہے اشیاء بیچتے ہیں۔ خرید و فروخت دونوں میں معقولیت پائی جانی چاہیے۔ نہ دکاندار کا نقصان ہو نہ خریدار کا۔ ...... مجھے اپنے بچوں کی شادی کے موقع پر کچھ مٹھائی کی ضرورت پیش آئی۔ ریٹ دریافت کئے گئے تو ہندوؤں نے جو ریٹ بتائے اس سے ڈیوڑھے ریٹ احمدی دکانداروں نے بتائے اور وجہ یہ بتائی کہ ہم اچھا اور خالص گھی ڈالتے ہیں مگر لطیفہ یہ ہوا کہ جب...... نگرانی کی گئی تو اسی دکاندار کا گھی جس نے کہا تھا کہ ہم خالص اور بہتر گھی مٹھائیوں میں استعمال کرتے ہیں ردّی اور ناقص پایا گیا۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 245)

آپ فرماتے ہیں: جب قیمت ادا کرنی ہے تو کیوں ناقص چیز لی جائے۔ یہ خیال کرنا کہ چلو تھوڑی سی خرابی ہے اسے جانے دو نہایت ہی معیوب بات ہے اور ایسا کہہ کر بات کو ٹال دینے والا اپنی بددیانتی کا ثبوت دیتا ہے۔ اُس کے اِس قول کے معنے یہ ہیں کہ جب اسے موقع ملے گا وہ اس سے بہت زیادہ بددیانتی کرے گا۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 243)

فرمایا: دکاندار عمدہ اور صاف ستھری چیزیں رکھیں جو صحت کیلئے کسی پہلو سے بھی مُضر نہ ہوں بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ بھاؤ کے لحاظ سے بھی گاہکوں کو نقصان نہ پہنچا کرے۔ ...... بعض افراد کی دیانت کمزور ہو جائے تو دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی خیانت کرنے لگ جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 246،245)

فرمایا: ایسے آدمی مقرر کرنے چاہئیں جو متواتر دکانوں کی نگرانی رکھیں لیکن اس کام کے لئے کسی دکاندار کو مقرر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ انتظامی اصول کے خلاف ہے کہ جن پیشہ وروں کی نگرانی کی ضرورت ہو ان پر اسی پیشے کا کوئی آدمی مقرر کیا جائے ایسے شخص کو یہ خدشہ رہتا ہے کہ اگر میں نے نقص بتائے تو میرے ہم پیشہ لوگ میرے مخالف ہو جائیں گے اور مجھے نقصان پہنچے گا۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 245)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں: جب انسان ماپ اور تول والی چیزوں کو لینے لگتا ہے تو زیادہ لیتا ہے یعنی دوسرے کے حق کو چھیننے کی کوشش کرتا ہے اور جب اسے کوئی چیز دینے لگتا ہے تو کم تول کر یعنی کم اور چھوٹے پیمانے سے اس کو ادا کرتا ہے......اس میں صرف کَیلا اور میزان ہی نہیں بلکہ معنی کے لحاظ سے ہر ایک چیز کا پیمانہ مراد ہے مثلاً باہمی معاہدات ہوتے ہیں کہ اس قسم کی چیز دینی لینی ہے جیسے مثلاً روئی ہے تو اس قسم کی روئی ہو۔ گندم ہے تو اس قسم کی گندم ہو......تاہم لین دین میں اس معاہدہ کی اصل روح کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قومیں جو اپنے عہدو پیمان کو انصاف سے پورا کرنے والی نہیں ہوتیں وہ اقتصادی لحاظ سے کبھی نہیں اُبھریں۔

(خطبات ناصر جلد2 صفحہ 734،733)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تمام طاقتیں اور صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق خرچ کیا جائے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہوتے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہوتے ہوں اور پھر یہی نہیں بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اسی سوچ اور فکر میں گزرے کہ یہ حقوق ادا کرنے ہیں اور اپنی تمام طاقتیں اور صلاحیتیں اس کی تعلیم کے مطابق خرچ کرنی ہیں۔

(خطبات مسرور جلد3 صفحہ 427)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ اسی سوچ اور فکر میں گزرے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کی مدیر اخبار ''وفاء العرب'' (دمشق) سے گفتگو

دمشق کے ایک مشہور ادیب محمود خیر الدین مدیر جریدہ ''وفاء العرب'' ہندوستان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قادیان بھی تشریف لائے اور تین دن قیام کیا۔ واپس جاکر انہوں نے اپنے اخبار ''وفاء العرب'' میں مؤرخہ 29 ذی الحج 1339ھ میں ایک مفصل مضمون لکھا جس کا ترجمہ الفضل مؤرخہ 20 اکتوبر 1931ء میں شائع ہوا۔ مدیر موصوف سے گفتگو سوال و جواب کی صورت میں تھی۔ آخر پر اس مدیر نے آپ سے سوال کیا:

سوال: جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہوگی؟

جواب: صحیح اعداد و شمار تو میں بتا نہیں سکتا لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ قریباً سات لاکھ سے زیادہ ہے اور اس وقت بھی تیز رفتاری کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اور اکثر افراد جماعت احمدیہ اپنی زندگیاں (دعوت الی اللہ) کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ ہمیں خدا کے فضل سے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ بلاد عربیہ وغیرہ میں جماعت احمدیہ کی کثیر تعداد پیدا کر سکیں۔

سوال: آپ کا بلاد شام کے دیکھنے کا بھی کوئی ارادہ ہے؟

جواب: کثرت اشغال اور دیگر امور اس میں مانع ہیں۔ اگرچہ شامیوں کے حسن اخلاق کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔

(الفضل 20 اکتوبر 1931ء ص6-7، انوار العلوم جلد 12 ص330)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ہیں جو قرآنِ کریم پڑھتے ہیں، اُس کا ترجمہ بھی پڑھتے ہیں، خدا تعالیٰ کے خوف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ وہ کبھی یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا نہیں کرتے

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو، ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے باہمی امن، محبت اور رحم کے فروغ کی بابت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مارچ 2013ء بمطابق یکم مارچ 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الرعد آیت 22 کی تلاوت کی اور فرمایا:

اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُن تعلقات کے جوڑنے کا فرمایا ہے جن کے جوڑنے کا صرف یہ حکم نہیں کہ جوڑنا ہے بلکہ قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ تعلقات جوڑے اور پھر قائم رکھے۔ یعنی ایک مومن، ایک حقیقی مومن جسے اللہ تعالیٰ نے مومنانہ فراست بخشی ہے، اس بات کا تصور ہی نہیں کر سکتا ہے کہ وہ ایسے کام کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوں۔ پس جب وہ ایک حقیقی مومن ہے، اللہ تعالیٰ سے ایک دفعہ تعلق جوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اُن تعلقوں کو جوڑتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں تو پھر اُن پر دوام اختیار کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایک صاحبِ عقل اور حقیقی مومن کی نشانی یہ ہے کہ (-) یعنی وہ اُن تعلقات کو قائم کرتے ہیں جن کے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس حصہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے خلاصۃً اس طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کر کے اُس کے حکم اور اُس کی ہدایت کے ماتحت مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مخلوق سے رشتہ اتحاد و اخوت اور احسان جوڑتے ہیں۔ پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت کا کمال اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ (-) کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اپنے ربّ کی خشیت دل میں رکھتے ہیں **اور خشیت لغت میں کسی اعلیٰ صفات والی چیز کے کمال وحسن کو پہچاننے کے بعد اُس کے ہاتھ سے جاتے رہنے کے خوف کو کہتے ہیں۔** کہیں میرے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ یعنی خشیت اُس وقت بولا جاتا ہے جبکہ اُس چیز کی معرفت حاصل ہو جس سے خوف کیا گیا ہے۔ نیز خوف نقصان یا ضرر کا نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ انسان یقین کرے کہ وہ چیز نہایت اعلیٰ اور عظمت والی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی غفلت کی وجہ سے اُس کا قرب کھو بیٹھوں اور ایک مومن کے نزدیک زمین و آسمان میں سب سے اعلیٰ اور عظمت والی چیز خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 409)

پس اس کے علاوہ نہ کوئی چیز ہے اور نہ کوئی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا تھا کہ مومن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اُس کی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔ پس یہ خشیت اور برے حساب کا خوف ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخلوق کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے دامن گیر ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہی مومن کی نشانی ہے۔ وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ اُس سے ناراض ہو، اُس کو دھتکار دے۔ عموماً یہی کہا جاتا ہے بلکہ ایک حقیقی مومن نہ بھی ہو، تھوڑا سا بھی ایمان ہو تو وہ یہی چاہتا ہے لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ہیں جو قرآنِ کریم پڑھتے ہیں، اُس کا ترجمہ بھی پڑھتے ہیں، خدا تعالیٰ کے خوف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ وہ کبھی یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے جن تعلقات کو جوڑنے کا حکم دیا ہے، اُن کو حقیقی رنگ میں جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ تضاد ہے جو دنیا میں اکثر مسلمانوں کی اکثریت میں نظر آتا ہے۔ ایک خواہش اور دعویٰ کے باوجود نظر آتا ہے۔ اور احمدیوں کے بارے میں بھی ہم سو فیصد نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس تعریف کے اندر آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومن کی بتائی ہے۔ پس ہمیں بھی اس بارے میں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

اس وقت مَیں صرف مسلمانوں کے اوصاف میں سے بھی صرف ایک وصف کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا بڑا واضح ارشاد ہے کہ (-) کی کیا خصوصیت ہے اور اس میں یہ ہونا چاہئے۔ مومن کی خصوصیت میں سے یہ ایک بہت بڑی خصوصیت ہے جو بیان فرمائی گئی ہے۔

اس کے بارے میں پہلے میں عمومی طور پر (-) ممالک کے حوالے سے کچھ کہوں گا جہاں (-) نے (-) اور ایمان کے نام پر اس فرض یا خصوصیت کی پامالی شروع کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومنین کی یہ نشانی ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) آپس میں بے انتہا رحم، ملاطفت اور نرمی کرنے والے ہیں۔ اس حکم کی یا مومنین کی نشانی کی، جیسا کہ مَیں نے کہا، مذہب اور (-) کے نام پر جس طرح پامالی ہو رہی ہے وہ کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ تقریباً تمام (-) دنیا میں یہی چیز ہمیں نظر آتی ہے۔ کہیں کم ہے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک کے ذاتی مفادات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش پر حاوی ہو گئے ہیں۔

پاکستان کی حالت دیکھ لیں۔ درجنوں روزانہ قتل ہو رہے ہیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر رہا ہے۔ اگر گزشتہ چند سالوں کی قتل و غارت کی تعداد جو آپس کی لڑائیوں اور حملوں کی وجہ سے ہوئی ہے ان کو جمع کیا جائے تو ہزاروں میں ان کی تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اس وقت میرے پاس اس کے حقیقی اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن اخباروں سے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ روزانہ درجنوں میں قتل ہو رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ہر سال خودکش بموں سے سینکڑوں بلکہ شاید سینکڑوں سے بھی تعداد آگے نکلے۔ ہزاروں میں پہنچ گئی ہے۔ لوگ مارے جا رہے ہیں اور یہ سب

کچھ خدا کے نام پر اور دین کے نام پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک خصوصیت بھی بتائی ہے کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ (سورۃ الفتح:30) کہ کفار کے خلاف جوش رکھتے ہیں، اُن کے لئے سختی ہے۔ اس لئے علماء سمجھتے ہیں کہ اپنی مرضی سے کسی کو بھی کافر بنا کر اُس کے خلاف جو چاہے کرلو۔ ہمیں لائسنس مل گیا۔ جب ایسی سوچ ہو جائے، ایسے معیار ہو جائیں تو کفر کے فتوے لگانے والے خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کے مطابق کفر کے فتوے کے نیچے آ جاتے ہیں۔

بہرحال پاکستان میں اس لحاظ سے ابھی بظاہر امن کی حالت ہے کہ حکومت اور عوام کی لڑائی نہیں ہے لیکن جن ملکوں میں جنگ کی حالت ہے وہاں جہاں دشمن فوجوں نے بھی ظلم و بربریت کی ہے، وہاں خود (-) بھی (-) کو مار رہے ہیں۔ مثلاً افغانستان کا جائزہ لیں تو وہاں (-) نے ہی ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی اور خودکش حملے یا عام حملے شروع کئے ہوئے ہیں۔ افغانستان میں کہا جاتا ہے گزشتہ دس سال میں اس وجہ سے تقریباً پچاس ہزار سے زائد اموات ہو چکی ہیں۔ ان میں غیر ملکی فوجی کم ہیں جو مرے بلکہ فوجی چاہے وہ افغانی بھی ہوں کم ہیں۔ شہریوں کی موتوں کی تعداد زیادہ ہے جو معصوم گھروں میں بیٹھے یا بازاروں میں پھرتے اپنے ہی لوگوں کی بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں۔ شام میں، سیریا (Syria) میں تو خالصۃً مسلمان ہی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور کہا جاتا ہے (یہ بڑا محتاط اندازہ ہے) کہ ستّر ہزار لوگ اب تک مارے جا چکے ہیں۔ اکثریت معصوم شہریوں کی ہے۔ مصر میں انقلاب لانے کے بہانے ہزاروں قتل کئے گئے، لیبیا میں ہزاروں لوگ مارے گئے اور ابھی تک مارے جا رہے ہیں۔ عراق میں 2003ء سے اب تک کہا جاتا ہے کہ چھ لاکھ سے زائد لوگ مارے گئے ہیں۔ جنگ بندی کے بعد بھی ابھی تک خودکش حملوں کے ذریعہ سے عراق میں مارے جا رہے ہیں۔ یا ویسے بھی آپس میں لڑائی سے مارے جا رہے ہیں۔ اب اخباروں میں یہ خبریں بھی آ رہی ہیں کہ مسلمان ممالک، باہر کی دوسری حکومتیں بھی طاغوتی اور شیطانی طاقتوں یا قوتوں کا آلۂ کار بن کر آپس میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ مثلاً دو دن پہلے شام کے حوالے سے یہ خبر آئی تھی کہ سعودی عرب یورپ کے ایک ملک سے اسلحہ لے کر شام میں جو مخالفین کا حکومت مخالف گروپ ہے، اُس کو سپلائی کر رہا ہے اور ان لوگوں میں شدت پسند لوگ بھی شامل ہیں۔ اگر ان کو حکومت مل گئی تو عوام مزید ظلم کی چکی میں پسیں گے۔ مصر میں بھی آجکل لوگ یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ نہ صرف ملک کے عوام بلکہ علاقے کا امن بھی برباد ہوگا۔ اور یہی نہیں بلکہ پھر یہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ (سورۃ الفتح:30) کے نام پر دنیا کا امن بھی برباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر مسلمان ممالک کسی ملک میں ظلم ہوتا دیکھ رہے ہیں تو صحیح اسلامی طریق تو یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی تنظیم بات چیت کے ذریعہ سے غیروں کو بیچ میں ڈالے بغیر امن اور عوام کے حقوق کی کوشش کرتی اور یہ کر سکتی تھی۔ اگر شام میں پہلے علوی سُنّیوں پر ظلم کر رہے تھے تو اب اُس کا الٹ ہو رہا ہے اور اس وجہ سے مسلمان ملکوں کے آپس میں دو بلاک بھی بن رہے ہیں جو خطے کے لئے خطرہ بن رہے ہیں۔ اب اگر عالمی جنگ ہوتی ہے تو اس کی ابتدا مشرقی ممالک سے ہی ہوگی جو گزشتہ جنگوں کی طرح یورپ سے نہیں ہوگی۔ پس مسلمان ملکوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ کاش کہ یہ لوگ اور حکومتیں بھی اور علماء بھی اور سیاستدان بھی قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوتے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (-) (الحجرات:11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ لوگ تقویٰ اختیار کرتے تا کہ آپس کے رحم کے جذبات کی وجہ سے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے رحم سے بھی یہ حصہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کو رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا حکم فرمایا ہے تو اس آیت کے آخر پر یہ بھی فرمایا ہے کہ اجرِ عظیم کا وعدہ اُن لوگوں سے ہے، اُن مومنوں سے ہے جو نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ قتل و غارت کی یہ کیفیت جو مَیں نے بیان کی یہ اُن ملکوں کی ہے جہاں بغاوت یا نام نہاد جنگ کی کیفیت ہے۔ نام نہاد میں نے اس لئے کہا کہ بعض بڑی طاقتیں، بڑے ممالک کی فوجوں نے بھی زبردستی اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے وہاں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں اور جنگ کا ماحول بنایا ہوا ہے کہ ہم علاقے کے امن کے لئے آئے ہیں۔ حالانکہ اگر (-) پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ پر عمل کرتے، اصلاح کی کوشش کرتے اور اگر کسی وجہ سے فتنہ یا جنگ کی کیفیت ہو ہی جاتی تو فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ پر عمل کرتے کہ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ تو غیروں کو آنے کی نہ ضرورت ہوتی، نہ جرأت ہوتی۔

بہرحال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ ان جنگ اور فساد میں ملوث ملکوں کی حالت تو ظاہر ہی ہے لیکن جن ملکوں میں بظاہر امن نظر آتا ہے، وہاں بھی مسلمان (-) کی گردنیں کاٹ رہا ہے۔ بنگلہ دیش کو ہی دیکھ لیں۔ حکومت اگر کسی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کر رہی ہے۔ قانونی طور پر کسی لیڈر کو سزا دی جاتی ہے تو اُس کے ہمدرد یا اُس سے تعلق رکھنے والے کھڑے ہو جاتے ہیں اور مار دھاڑ اور ظلم و تعدی شروع ہو جاتی ہے۔ جو معصوم ہیں ان کا بھی قتل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ کونسا (-) ہے؟ کونسی قرآنی تعلیم ہے جس پر یہ (-) عمل کر رہے ہیں۔ جائزے لیں تو یہی نظر آئے گا کہ اس وقت ظلم و بربریت (-) ملکوں میں سب سے زیادہ ہے۔ یا (-) کے نام پر (-) اس میں ملوث ہیں۔

یہ (-) کی یا نام نہاد (-) کی بدقسمتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو حقیقی (مومن) کی نشانی یہ بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے اُس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مضبوط ہوتا ہے اور پھر خاص طور پر (مومن) کے دوسرے (مومن) سے تعلق میں تو ایک خاص بھائی چارے کا بھی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے کہ جتنی توجہ نیک اعمال کرنے کی طرف (دین حق) نے دلائی ہے۔ امن، پیار اور محبت کے راستوں کی طرف چلنے کی توجہ (دین) نے دلائی ہے اتنے ہی (-) زیادہ بگڑ رہے ہیں۔ اتنے ہی زیادہ ان لوگوں میں ظالم پیدا ہو رہے ہیں۔ عیسائی ملکوں میں دیکھیں تو (-) کو ہی فتنے کا موجب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اُن ملکوں کی جیلوں میں بھی کہا یہ جاتا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے اگر نسبت دیکھیں تو مسلمان قیدی زیادہ ہیں۔ تو یہ (-) کی بگڑی ہوئی حالت ہی تھی جس کو سنوارنے کے لئے مسیح موعود نے آنا تھا اور آیا لیکن یہ کہتے ہیں کہ نہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت ہے اور نہ کسی مسیح کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے جو ہماری تعلیم ہے، یہی کافی ہے۔ اگر تعلیم کافی ہے تو علماء نے اپنے ذاتی اَناؤں اور مقاصد کے لئے یہ جو مختلف قسم کے گروہ بنائے ہوئے ہیں یہ کس لئے ہیں؟ ان کو صحیح (دینی) تعلیم پر کیوں نہیں چلاتے۔ کیوں اتنی زیادہ گروہ بندیاں ہیں اور ایک دوسرے کو پھاڑ ڈالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیوں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ادراک نہ خود حاصل کرتے ہیں نہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو کرواتے ہیں کہ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ (-)۔

پس ان کو نہ اپنے رب کا خوف ہے، نہ آخری دن کے حساب کتاب کا اور معصوم اور دین سے بے بہرہ عوام کو یہ لیڈر بھی اور یہ فتوے دینے والے بھی اپنی من گھڑت تعلیم اور تفسیر سے دھوکہ دیتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم پیغام کو جو رہتی دنیا تک جاری رہنے والا ہے کیونکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اس پیغام کو آگے پہنچاتے رہنا۔ یہ پیغام اُمّت کو دیا تھا کہ بھول نہ جانا، اس کو یہ علماء کہلانے والے لوگ بھول جاتے ہیں ....۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر بڑا واضح فرمایا تھا کہ آج کے دن تمہارے خون، مال، تمہاری آبروئیں تم پر حرام اور قابلِ احترام ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے۔ اے لوگو! عنقریب تم اپنے رب سے ملوگے، وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل کئے۔ دیکھو میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ۔ اور آگاہ رہو تم میں سے جو یہاں موجود ہے اُن لوگوں کو پیغام پہنچا دے جو کہ موجود نہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ دار ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔ حضرت ابوبکرؓ سے یہ روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہنا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب حجۃالوداع حدیث نمبر 4406)

(سنن ابن ماجه کتاب المناسك باب الخطبة یوم النحر حدیث نمبر 3055)

اب یہ پیغام ہے جو ان کو مل رہا ہے اور یہ عمل ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں۔

پس اس واضح ارشاد کے بعد نام نہاد علماء کے پاس کیا رہ جاتا ہے کہ ظلم و تعدی کے بازار گرم کریں اور آپس میں دین کے نام پر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں ....۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری کتاب الایمان۔ باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده)

کیا آج کل کے (-) اپنے آپ کو (-) ہونے کی اس تعریف کا حقدار ٹھہرا سکتے ہیں؟ احمدیوں

کوتو انہوں نے قانونی اغراض کے لئے اسلام سے باہر نکال دیا جس میں تمام فرقے اکٹھے ہو گئے۔ ہمیں تو بہر حال اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خدا تعالیٰ ہمیں (مومن) کہتا ہے۔ ہم کلمہ پڑھتے ہیں اور دل سے خدّام ِختم المرسلین ہیں۔ لیکن جو احمدیوں کے علاوہ دوسرے فرقے ہیں اُن پر بھی اب دیکھیں کس قدر ظلم ہو رہے ہیں۔ کیوں کوئٹہ پاکستان میں دو مختلف موقعوں پر جو درجنوں معصوموں، بچوں اور عورتوں کو قتل کر دیا گیا؟ آخر کس جرم میں؟ اس لئے کہ وہ ایسے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں جو اُنہیں پسند نہیں۔ اُن کی تعداد اتنی اکثریت میں نہیں۔ پس جو قانون انہوں نے احمدیوں کے خلاف اپنے ظلم کے ہاتھ لمبے کرنے کے لئے بنایا تھا اور اس میں سارے شامل ہو گئے تھے............ یہ صرف احمدیوں کے مقابلے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ لیکن جب ایک منہ کو نشے کا ایک مزہ لگ جاتا ہے تو پھر اُس کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ یہ اب ان کے منہ کے مزے ہی لگے ہوئے ہیں۔ منہ کو خون جو لگا ہوا ہے تو اب یہ ایک دوسرے کا خون بھی کریں گے اور یہی کچھ یہاں ہو بھی رہا ہے۔

احمدی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام کو سمجھتے ہیں، ہم تو اس حدیث کو صرف (مومنوں) تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ہمارے نزدیک تو اس کی وسعت دنیا کے ہر امن پسند انسان تک ہے۔ عموماً یہی کہا جاتا ہے کہ (-) سے محفوظ ہے لیکن حضرت مصلح موعود نے اس کی وسعت کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ صرف (-) تک محدود نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (-) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر سلامتی پسند اور امن پسند شخص محفوظ رہتا ہے۔ پس یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا حقیقی اِدراک جو تقویٰ سے ملتا ہے۔ اُن (-) کے پاس تو یہ تقویٰ ہے نہیں۔ وہ تو اپنی اَناؤں اور مفادات کے مارے ہوئے ہیں۔ نتیجۃً اس فہم و ادراک سے بھی محروم ہیں۔ پس جب تک ان کے ذاتی مفادات ختم نہیں ہوتے، جب تک ان میں قربانی کا مادہ پیدا نہیں ہوتا اور قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی روح کو سامنے رکھ کر اور اس پر عمل کرتے ہوئے، اُس وقت تک چاہے کوئی جتنا بھی بڑا جبّہ پوش ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مومن نہیں ہے اور جو حقیقی مومن نہیں ہے اُس نے دوسروں کی رہنمائی کیا کرنی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک مولوی صاحب نے بیان دیا کہ احمدی ناسور ہیں۔ پتہ نہیں کہاں کے ناسور بیان کرنا چاہتا تھا، ملک کے یا کہاں کے؟۔ بہر حال احمدی تو ناسور نہیں ہیں۔ احمدی تو اللہ تعالیٰ کی حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کروا کر شِفَآءٌ لِلنَّاس کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ احمدی وہ ہیں جن کی باتیں سن کر غیر......بھی کہتے ہیں، (-) کے خلاف لکھنے اور بولنے والے بھی کہتے ہیں کہ تمہارے (-) اور دوسرے (-) یا دوسرے (-) کے (-) میں فرق ہے۔ یہ کیوں ہے؟ تب ہمیں بتانا پڑتا ہے کہ ہمارا (-) وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (-) تھا۔ ہمارا (-) وہ ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اس کے مقابلے میں (-) کا جو (-) ہے وہ ان کا خود ساختہ (-) ہے اور مذہب کے نام پر ذاتی مفادات کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ (-) اُمّہ کی آنکھیں بھی کھولے، اُن کے سینے بھی کھولے اور اُنہیں حقیقی (-) سے روشناس کروائے جو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کے ذریعہ سے دنیا میں پھیل رہا ہے۔

بہر حال ان باتوں کے علاوہ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ ہم اپنے بارے میں بھی سو فیصد ضمانت نہیں دے سکتے کہ ہم ہر طرح، ہر سطح پر یَصِلُوْنَ (-) پر عمل کرنے والے ہیں یا اس کی مثال کہلانے والے ہیں۔ اگر ہر کوئی اپنے جائزے لے تو اس کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور یہ صورت نظر آئے گی کہ ہمیں بھی کسی خوش فہمی میں نہیں پڑنا چاہئے۔ بڑے پیمانے پر نہ سہی، چھوٹے پیمانے پر ہی، اپنے ماحول میں ہی ہمیں اپنی یہ حالت نظر نہیں آتی اور جب چھوٹے پیمانے پر اس قسم کی حرکتیں شروع ہو جائیں تو پھر یہی بڑے بگاڑ بن جایا کرتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اُس کی رحمت کے اپنے لئے تو خواہاں ہوتے ہیں لیکن دوسروں پر رحم کرنا اور معاف کرنا نہیں جانتے۔ اگر ہم رحم کے جذبے سے دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں تو جماعت کے بہت سے تربیتی مسائل اور قضائی مسائل بھی خود بخود حل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (النور: 23) کہ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اس بارے میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

''لوگوں کے گناہ بخشو اور اُن کی زیادتیوں اور قصوروں کو معاف کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا بھی تمہیں معاف کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور وہ تو غفور و رحیم ہے''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 387)

پس اللہ تعالیٰ کی بخشش کا کون ہے جو خواہشمند نہ ہو۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھتا ہے جس کو اِس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کی ضرورت ہے اور اگلے جہان میں بھی، وہ تو اللہ تعالیٰ سے اپنے قصوروں کے معاف کرانے کا ہر وقت حریص ہوتا ہے۔ اگر یہ ٹھیک بات ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو تو پھر تم بھی میری اس صفت کو اپناؤ اور میرے بندوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں رحم کے جذبات کو زیادہ سے زیادہ ابھارو۔

اس ضمن میں مزید کچھ بیان کیے بغیر چند احادیث مَیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کیونکہ آسان حدیثیں ہی ہیں اور اس مضمون کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اُس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو، اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ (صحیح مسلم کتاب البر و الصلة و الآداب باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها حدیث نمبر 6523) یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھے تعلق رکھنے چاہئیں۔ اپنے قریبیوں سے اچھے تعلق رکھنے چاہئیں۔ اُن کے قصور معاف کرنے چاہئیں۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا، بڑوں کا شرف نہیں پہچانتا۔ یعنی اُس کی عزت نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی رحمةالصبیان حدیث نمبر 1920)

اب یہ حدیثیں بچپن میں بھی لوگ پڑھتے ہیں، یہاں بھی کلاسوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ کئی جگہ یہ ذکر ہوتا ہے۔ ہم سنتے ہیں لیکن سننے کے بعد (بیت الذکر) سے باہر نکل کے یا جلسہ گاہ سے باہر نکل کے بھول جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص پسند ہے جو اُس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(الجامع لشعب الایمان للبیهقی جلد نمبر 9 صفحه نمبر 523 کتاب التاسع و الأربعون من شعب الایمان و هو باب فی طاعة أولی الأمر بفصولها حدیث نمبر 7048 مکتبة الرشد 2004ء)

ضروریات کا خیال اُسی صورت میں رکھا جا سکتا ہے جب ایک دوسرے کے لئے قربانی کی روح ہو، رحم کا جذبہ ہو، درد ہو، پیار ہو، محبت ہو۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ اہلِ زمین پر رحم کرو تو آسمان پر اللہ تم پر رحم کرے گا۔

(سنن الترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی رحمة المسلمین حدیث نمبر 1924)

پھر اسی طرح حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

(سنن الترمذی کتاب القیامة و الرقائق باب 113/48 حدیث نمبر 2494)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اُتنا سخت گیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم کتاب البر و الصلة و الآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6601) یعنی نرمی سے جو مسائل حل ہو جاتے ہیں اُن کو نرمی سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہی روایت فرمائی ہے کہ کسی چیز میں جتنا بھی رِفق اور نرمی ہو اُتنا ہی یہ اُس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے۔ اُس میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ سختی

جو ہے وہ (عمل کو بھی) بدنما کر دیتی ہے۔(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر6602) اورلوگ پھر اُس سے دور بھاگتے ہیں۔یعنی رِفق اور نرمی میں حُسن ہی حُسن ہے۔

پھر حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اُس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے۔(سنن الترمذی کتاب القیامة والرقائق باب نمبر 110/45 حدیث نمبر 2488) یعنی لوگوں سے نفرت نہیں کرتا۔اُن سے نرم سلوک کرتا ہے۔اُن کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

یہاں اس ضمن میں عہدیداروں کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ نیک جذبات اور رحم کا جذبہ ہر عہدیدار میں، خاص طور پر جماعتی عہدیدار میں ہونا چاہئے۔ویسے تو یہ ہر احمدی کا خاصّہ ہونا چاہئے لیکن عہدیدار جو جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کو خاص طور پر کسی سائل کو یا کسی شخص کو جو دفتر میں بار بار بھی آتا ہے، رابطہ کرتا ہے، اُس سے تنگ نہیں آنا چاہئے اور کھلے دل سے ہمیشہ استقبال کرنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ **جماعت کے کسی بھی کارکن کو کسی بھی صورت میں جو اعلیٰ اخلاق ہیں اُن سے دُور نہیں ہٹنا چاہئے** یا کہیں ایسی صورت پیدا نہیں ہونی چاہئے جہاں ہلکا سا بھی شائبہ ہو کہ اعلیٰ اخلاق کا اظہار نہیں ہوا۔ بلکہ کوشش ہو کہ جتنی زیادہ سہولت میسر ہو سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ نرمی سے جتنی بات ہو سکتی ہے، وہ کرنے کی کوشش کریں۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اور عزت دیتا ہے۔(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ23 مسند ابی ھریرة حدیث نمبر7205 عالم الکتب بیروت 1998ء) اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔اللہ کرے کہ یہ معیار ہماری جماعت کے ہر فرد میں قائم ہو جائے۔

پھر حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔حسد نہ کرو۔بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو۔باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اُس سے قطع تعلق رکھے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الهجرة حدیث نمبر6076)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو۔یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔اُس کی تحقیر نہیں کرتا۔اُس کو شرمندہ یا رُسوا نہیں کرتا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔تقویٰ یہاں ہے۔اور یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے۔پھر فرمایا۔انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اُس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب تحریم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه وعرضه ومالهِ حدیث نمبر6541)

اللہ کرے کہ یہ تقویٰ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر تھا، وہ ہم میں سے ہر ایک آپ کے دل، آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ مَیں اُنہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلة والآداب باب فی فضل الحب فی الله تعالیٰ حدیث نمبر6548)

اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ وہ جماعت بن جائیں جو حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں جس طرح اُن کی خواہش تھی آپ ہمیں بنانا چاہتے تھے۔دنیا کے امن کی بھی جماعت احمدیہ ضمانت بن جائے۔(-) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر آپس کے پیار و محبت اور مودّت کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں۔(-) لیڈر جو آجکل اپنے ہم وطنوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں، اس کو بند کر کے انصاف اور رحم کے ساتھ اپنی رعایا سے سلوک کرنے والے ہوں۔عوام بھی مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے، اُن کا آلۂ کار بننے کی بجائے عقل سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے صحیح حکموں کو تلاش کریں اور اُن پر چلنے کی کوشش کریں۔ (-) ممالک پر جو خوفناک اور شدت پسند گروہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، اپنے مفادات کو ہر صورت میں ترجیح دینے والوں نے جو قبضہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جلد اس سے بھی (-) ملکوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً نجات دلائے تا کہ ہم (دین) کی خوبصورت تعلیم کو زیادہ بہتر رنگ میں اور زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیلا سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج جمعہ کے بعد بھی مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ یہ جنازہ غائب مکرمہ ناصرہ سلیمہ رضا صاحبہ کا ہے جو زائن امریکہ کی افریقن امریکن احمدی تھیں۔ 18 فروری 2013ء کو ان کی وفات ہوئی (-)۔ 1927ء میں سینٹ لوئس، امریکہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کے والد بپٹسٹ (Baptist) پادری تھے مگر خود انہوں نے عیسائیت میں دلچسپی نہیں رکھی۔البتہ یوگا اور بدھ ازم میں دلچسپی رکھتی تھیں لیکن بطور مذہب کے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ان کو 1949ء میں ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر مرحوم کے ذریعہ احمدیت کے قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1951ء میں ان کی شادی محترم ناصر علی رضا صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی جو کئی سال جماعت کنوشا و وکیگن کے صدر جماعت رہے۔ 1955ء میں ان کی فیملی ملوا کی منتقل ہو گئی جہاں سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران اپنی فیملی کے علاوہ یہ تین دیگر فیملیز کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتی رہیں۔ 1975ء میں آپ ریجنل صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔ 81ء سے 85ء تک دوبارہ ریجنل صدر مقرر ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی پانچ مجالس کی نگرانی کرتی رہیں اور بطور لوکل صدر بھی کام کرتی رہیں۔ 1985ء سے 1995ء تک مختلف عہدوں پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ 1995ء میں دوبارہ صدر لجنہ وکیگن مقرر ہوئیں۔ (دعوت الی اللہ) کا ان کو بہت شوق تھا۔ چنانچہ پمفلٹس اور فلائرز اور نیوز لیٹر چھاپ کر تقسیم کرتی تھیں۔ بسوں میں سفر کے دوران جماعتی لٹریچر رکھتی تھیں۔ اسے تقسیم کرتی تھیں۔ لائبریریوں اور سکولوں میں (دینی) کتب اور قرآنِ کریم کے نسخے رکھوائے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر متعدد انٹرویو دیئے۔ان کے ذریعہ سے پچاس سے زائد افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ بہت ہنس مکھ طبیعت کی مالک تھیں۔ بہت ذہین اور پڑھی لکھی بھی تھیں۔آپ کی ان خوبیوں کی وجہ سے بڑی کثرت سے عورتیں ان سے ملنے آیا کرتی تھیں۔ آپ کے دل میں (دین حق) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اچھی استاد مانی جاتی تھیں۔ وہاں بھی احمدی خواتین ان کو ماں کی طرح سمجھتی تھیں۔ بڑے پیار سے لوگوں کو سمجھاتیں اور غلطیاں درست کیا کرتی تھیں۔ بچیوں کو ہمیشہ پردے کی تعلیم دیتی رہیں اور اس طرح (دینی) اخلاق سکھلاتیں۔ نیز بتاتیں کہ مغربی معاشرے کی بد رسوم کا کیسے مقابلہ کرنا ہے۔ وہیں پلی بڑھی تھیں ان کو سب کچھ پتہ تھا۔ آجکل ذرا سا مغرب کا اثر ہو جاتا ہے تو ہمارے بچے بلکہ بڑے بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اپنی والدہ کو کئی سال مسلسل (دعوت الی اللہ) کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ پچاسی سال کی عمر میں ان کی والدہ احمدی ہو گئیں جس پر آپ بڑی خوش ہوئیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کو لمبی عمر دی۔ 98 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی لیکن آخر تک بڑی ایکٹو (Active) رہی ہیں اور نمازِ جمعہ بھی ادا کر لیا کرتی تھیں۔

یہ خود بھی بڑی عمر کے باوجود بڑی مستعدی سے جماعتی کاموں میں حصہ لیتی تھیں۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے ان کا بہت محبت کا تعلق تھا۔ گزشتہ سال ان کی میرے سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے نو بچے اور بائیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو نیکیوں پر قائم رکھے، ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

مکرم منور خالد صاحب

بارش برسنے کے اسباب۔ خدائی قدرت کا نشان

سورج کی تپش سے پانی، سمندروں، دریاؤں، جھیلوں اور جوہڑوں سے گرم ہو کر آبی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر اوپر اُٹھ جاتا ہے۔ اوپر جا کر اگر اس کو ٹھنڈ ملے تو یہ بخارات پھر سے پانی بننے لگتے ہیں اور دور آسمان میں ہلکے ہلکے سفید بادلوں کی شکل میں نظر آتے ہیں لیکن اگر یہی بادل تہہ بہ تہہ اور گہرے ہو جائیں اور پھر ان کو مطلوبہ ٹھنڈ بھی مل جائے تو ہوا ان کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی اور یہ پانی کی شکل میں یا تو برسنے لگ جاتے ہیں اور اگر مطلوبہ ٹھنڈ نہ ملے تو پھر سے بخارات بن کر تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سائنسدانوں نے بارش کے کم یا زیادہ ہونے کے بعض اسباب بتائے ہیں جو اس طرح ہیں کہ

1۔ خط استوا سے قربت

یعنی کوئی علاقہ جتنا خط استوا سے نزدیک ہے وہاں گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے آبی بخارات زیادہ اوپر اُٹھتے ہیں اور چونکہ خط استوا پر سارا سال شدید گرمی پڑتی ہے اس لئے ان بخارات بننے کا عمل بھی زیادہ ہوتا ہے اس لئے بارش کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

2۔ سمندر سے فاصلہ

اسی طرح جو علاقہ سمندر سے قریب ترین ہوگا وہاں سمندر کا پانی چونکہ وافر ہوتا ہے اس لئے اگر وہاں گرمی بھی زیادہ ہو تو آبی بخارات مزید کثرت سے اوپر جائیں گے اور بادل بننے کے امکانات ہوں گے اس لئے سمندر سے قریبی علاقوں میں بارش زیادہ ہونے کا امکان ہے جبکہ جو علاقے سمندر سے دور ہوں گے وہاں امکانات کم ہوں گے۔

3۔ ہواؤں کا رخ

گرمی سے سمندر کا پانی آبی بخارات بن بھی گیا تو یہ اوپر جا کر سفید ہلکے بادلوں میں ڈھل جائیں گے مگر بکھرے ہوئے ہوں گے نیچے آنے کی کوشش کریں گے تو زمین کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی خط استوا کی گرمی ان کو پھر سے آبی بخارات کی شکل میں اوپر جانے پر مجبور کر دے گی اس لئے ان کو کسی طرف بھجوانے کے لئے ہواؤں کا رخ بھی کسی سمت ہونا چاہئے اس لئے جہاں مون سون قسم کی تیز ہوائیں چلیں وہ اِن بخارات کو اپنے ساتھ ہانک کر لے جاتی ہیں اور اگر آگے کوئی روک ہے تو وہ ان ہواؤں کو روک کر بادلوں میں تبدیل کر دے گا اس لئے ہواؤں کا رخ بھی بارش کے امکانات میں سے ایک ہے۔

4۔ سطح سمندر سے بلندی

ہم جانتے ہیں کہ جتنا جتنا ہم اوپر جاتے ہیں گرمی کم ہوتی جاتی ہے ہوائی جہاز میں سفر کر رہے ہوں تو 30 ہزار فٹ جو تقریباً ماؤنٹ ایورسٹ کی اونچائی کے برابر ہے منفی 40 سے 50 ڈگری بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ منفی ہو جاتا ہے۔ اگر ہم سخت سردی میں باہر سے گھر آئیں اور گھر چونکہ گرم ہوتا ہے اور گھر کی فضاء میں گرمی کی وجہ سے آبی بخارات ہوتے ہیں جو ہمارے چشموں پر دھند جما دیتے ہیں۔ کھڑکیوں اور کاروں کے شیشوں پر دھند جمنے کی بھی یہی وجہ ہے کہ اندر کے بخارات جو گرم ہوتے ہیں باہر کی سردی سے جم جاتے ہیں اور دھند بن جاتی ہے جو زیادہ ہونے پر پانی لکیروں کی صورت میں نیچے بہنے لگتا ہے بالکل اسی طرح ہماری زمین سے اُٹھنے والی ہوائیں جو آبی بخارات اُٹھائے ہوئے ہیں اوپر جانے پر پہلے دھند کی شکل میں تبدیل ہوتی ہیں سفید سفید بادل بھی یہی دھند ہوتی ہے اس سے یہ پتہ چلا کہ کوئی علاقہ سمندر سے جتنا اونچائی پر ہوگا اتنا ہی وہاں آبی بخارات کے دھند اور پھر بادل بننے کے امکانات زیادہ ہوں گے اور پھر بارش کے امکانات بھی زیادہ ہوں گے گویا سطح سمندر سے جتنا اوپر پہاڑوں پر جائیں وہاں بارش کے امکانات زیادہ ہوں گے۔

5۔ پہاڑوں کا رخ

گرمی بھی پڑی سمندر سے بخارات بھی اُٹھے ہوائیں ان کو لے کر بھی چلیں پہاڑوں پر جا کر یہ ہوائیں ٹھنڈی بھی ہوئیں اور بادل بھی بن گئے لیکن اگر پہاڑوں کا رخ اِن ہواؤں کے متوازی ہوگا تو یہ بغیر رکے ہوئے آگے چلتی جائیں گی اور پہاڑی دروں سے نکلتی ہوئی کسی اور علاقہ کی طرف نکل جائیں گی لیکن اگر پہاڑوں کا رخ مخالف سمت میں ہو تو یہ ہوائیں رک جائیں گی بخارات ٹھنڈے ہو کر پہلے بادل پھر تہہ بہ تہہ بادل اور اگر پہاڑ اونچے ہوں گے تو یہ ہوائیں جتنا اوپر اُٹھیں گی اور زیادہ ٹھنڈی اور بوجھل ہو کر پھر نیچے آئیں گی مگر آگے جانے کا رستہ نہ ملے گا اور اگر پہاڑ کی ٹھنڈ میں زیادہ عرصہ ٹھہریں تو برف بن جائیں اس لئے یہ اپنا وزن کم کرنے کے لئے اور جس طرح پانی کے گڑھے سے ایک گلاس پانی نکال لیا جائے تو وہاں گڑھا نہیں پڑتا بلکہ فوراً پانی اردگرد سے آ کر وہ جگہ پُر کر دیتا ہے اسی طرح ہواؤں میں بھی یہی دستور ہے کہ زیادہ بوجھل ہوائیں کم بوجھل ہواؤں کے علاقوں کی طرف رخ کرتی ہیں۔ اور واپسی کے اس سفر میں اگر پھر کوئی پہاڑ حائل ہو جائے تو پھر شاعر کے کلیہ پر عمل کرتی ہیں کہ

اب نزع کا عالم ہے مجھ پر تم اپنی محبت واپس لو
جب کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں

چنانچہ یہ ہوائیں بھی کشتی ڈوبنے کے خوف سے اپنا تمام بوجھ برسا دیتی ہیں پھر اُن کے رستے میں ڈھلان آئے وادی آئے یا میدان وہ جل تھل ہو جاتا ہے اور پھر یہ پانی زندگی کی نوید دیتا ہوا تمام علاقے کو باغ و بہار کرتا ہوا ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں اپنے اصل یعنی سمندر کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ کہیں کہیں گہری جھیلیں کچھ عرصہ تک اس پانی کے کچھ حصہ کو محفوظ کر لیتی ہیں لیکن اگر دوبارہ بارش کا سلسلہ شروع نہ ہو تو وہ بھی خشک ہو جاتی ہیں ان کا پانی بھی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے۔

صحرائے اعظم اگرچہ سارا علاقہ خطِ استوا پر ہے مگر یہ صرف ایک وجہ ہے باقی اسباب نہ ہونے کی وجہ سے پورا علاقہ صحرا ہے۔

صحرائے گوبی اگرچہ دنیا کے بلند ترین پہاڑ ہمالیہ کے دامن میں ہے مگر پہاڑ کی دوسری طرف ہے اور ہمالیہ کی بلندی مون سون کو پوری طرح روک لیتی ہے اس لئے چراغ تلے اندھیرا کے مصداق صحرا ہے۔

آسٹریلیا میں بھی دن بدن صحرا ترقی پر ہے اس کی بھی وجہ یہ ہے کہ اسباب پورے نہیں حالانکہ وہ ایک جزیرہ ہے جو چاروں طرف سے سمندر میں گھرا ہوا ہے۔ صحرائے تھر کا بھی یہی حال ہے سمندر بھی نزدیک ہے مون سون بھی اس کے اوپر سے گذرتی ہیں مگر پہاڑ کوئی نہیں جو ہواؤں کو روک کر اُن سے پانی حاصل کرے۔

دنیاوی بارشوں کے نظام کی طرح روحانی دنیا میں بھی سبزی اور شادابی لانے کے لئے رحمت کی بارشوں کا نظام جاری ہے۔ جب جب سوکھا لمبا ہو جائے تو خدا کی صفاتِ رحمانیت اور رحیمیت جوش مارتی ہیں۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

(جماعت احمدیہ ساہیوال شہر)

مورخہ 10 مارچ 2013ء کو بیت الحمد ثانی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم چوہدری ناصر احمد ایڈووکیٹ صدر جماعت ساہیوال کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مبارک احمد عابد صاحب مربی سلسلہ ساہیوال نے سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد صدر جماعت نے تقریر کی۔ کل حاضری 27 تھی۔

13 مارچ 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم چودھری فیاض الدین صاحب کے گھر زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ ساہیوال منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک احمد عابد صاحب مربی سلسلہ ساہیوال، دوسری تقریر مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی ضلع ساہیوال نے کی۔ اختتامی کلمات صدر صاحب نے کہے۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ حاضری 24 تھی۔ دو دوست بھی شامل ہوئے۔

24 مارچ 2013ء کو بمقام 134/92 جلسہ سیرۃ النبی ﷺ وجلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی ضلع منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب، عطاء الرحمٰن صاحب اور رضوان احمد صاحب نے مختصر تقاریر کیں پھر مکرم مبارک احمد عابد مربی شہر نے سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم حمید اللہ صاحب خالد نے صداقت حضرت مسیح موعود اور جماعت کے قیام پر تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا حاضری 21 تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ذیشان احمد تبسم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے دادا جان مکرم عبداللطیف بٹ صاحب ولد مکرم عبدالکریم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ کا مورخہ 23۔اپریل 2013ء کو پینم کینسر ہسپتال میں پیٹ کا آپریشن ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد از آپریشن جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ آمین

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ڈیز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

26/اپریل 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرناالقرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 8جون2004ء
7:30 am	جاپانی سروس
8:30 am	سیرۃ النبی ﷺ
9:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرناالقرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل2004ء
12:40 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
7:00 pm	تلاوت قرآن کریم
7:15 pm	یسرناالقرآن
7:40 pm	بنگلہ پروگرام
8:50 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ 26/اپریل2013ء
10:30 pm	یسرناالقرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل2004ء

27/اپریل 2013ء

12:00 am	ریئل ٹاک
1:10 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 26/اپریل2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرناالقرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل2004ء
7:10 am	خطبہ جمعہ 26/اپریل2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25جون 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء

فری مٹاپا کیمپ

مورخہ 24۔اپریل 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ضرورت منداحباب وخواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ثناء اللہ صاحب کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ رفیقہ ثناء صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم ڈرائیور خدام الاحمدیہ کے پتہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد حالت بہتر ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازے۔آمین

☆......☆..........☆

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23/اپریل 2013ء

1:15 am	راہ ہدیٰ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29جون 2007ء
6:30 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29جون 2007ء
9:55 am	لقاءمع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24 اپریل 2004ء
11:30 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24 اپریل 2004ء

ربوہ میں طلوع وغروب 23/اپریل

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:29
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:44

جوڑوں کا درد۔پٹھوں کا درد۔اعصابی کمزوری
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
فی ڈبی -/350 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

البشیر اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیومیڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

تمام۔پرانی پیچیدہ اورضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اب ڈسکاؤنٹ مارٹ
پر IFG برانڈ کا سٹاک بھی دستیاب ہے۔نیز پرفیوم، کاسمیٹکس، ہوزری وجیولری مناسب دام پر دستیاب ہیں۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0343-9166699-0333-9853345

کبھی بھی کسی کا برا نہ سوچیں
وردہ فیبرکس
لان ہی لان
5 سوٹ لان خریدنے پر ایک لان 3P سوٹ بالکل فری
شفون دوپٹہ لان 4P لان دوپٹہ لان 4P
کلاسک لان۔اتحاد لان۔گل احمد، سوئس لان، کاٹن، چکن بریزہ
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک
عاطف احمد 0476213883 03336711362

FR-10

تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
اپنی بیٹری بچائیں | ہیٹ سنسر (Sensor) لگوائیں
بالکل نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ
نہ گرم ہوا نہ پانی مانگے | اور چارجنگ سے محفوظ
قیمت صرف 500 روپے | گارنٹی۔لائف ٹائم
اور بیٹری کی زندگی ڈبل
شاہد 047-6213765 03317797210

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458